مسجد اور اس کے احکام و فضائل

تحریر: محمد اسحاق خپلوی

مساجد کا مقام خالق کائنات نے اپنی مخلوقات میں سے بعض مخلوق کو بعض پر مقام و مرتبہ اور فضیلت و منزلت عنایت فرمائی ہے۔ یہ فرق مراتب جاندار اور بے جان، زمان اور مکان غرض زمین اور آسمان کی ساری مخلوقات میں پایا جاتا ہے۔

تمام جگہوں میں سب سے زیادہ فضیلت جس جگہے کو حاصل ہے وہ رب العالمین کے لئے سر بسجود ہونے والی جگہ یعنی مسجد ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں مسجدوں کو اپنی مقدس ذات کی طرف منسوب کر کے فرمایا﴿وأن المساجد لله فلا تدعوامع الله احداo﴾ "بیشک مسجدیں اللہ ہی کے لئے خاص ہیں" اس کی شان بیان کر کے فرمایا کہ "ان میں خالص اسی کی بندگی کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو نہ پکارا جائے۔" (الجن ۱۸) عن امیرالمومنین علی رضی الله عنه قال المسجد مجلس الانبیاء و حرز من الشیطان (خطیب فی الجامع) امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مسجد نبیوں کی نشست گاہ اور شیطان سے پناہ کی جگہ ہے۔

مسجد کی اہمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے مسجد کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ مسجد قبا دور اسلام میں تعمیر شدہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا سے مدینہ تشریف لائے تو وہاں بھی سب سے پہلے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہاں کے انصار اور مہاجرین نے مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد مسلمانوں کیلئے مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿واقیموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة وار کعوا مع الراکعینo﴾ "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" (البقرہ ۴۳) اس آیت سے نماز باجماعت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مسلمانوں کے درمیان اخوت، ہمدردی و محبت پیدا ہوتی ہے۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر مسلمانوں پر فرض ہے۔ تاکہ معاشرے سے کفر وضلالت، شرک وبدعات، فحاشی و بدکاری ختم ہو سکے۔ اس عمل کے لئے بھی عام طور پر مسجد زیادہ مناسب ہوتی ہے۔

ذکر و اذکار، تلاوت قرآن، وعظ و نصیحت اور درس و تدریس مسجد میں کئے جاتے ہیں۔ مسجد مسلمانوں کیلئے روحانی تربیت گاہ ہے۔

مسجد آباد کرنے کی فضیلت ﴿انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاخر واقام الصلاة و

اٰتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدینo۞ "اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ایسے ہی لوگوں کو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔" (التوبہ ۱۸) معلوم ہوا کہ مسجد بنانا اور مسجد کو آباد رکھنا ایمان کی علامت ہے جس کی توفیق انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صحیح معنوں میں اپنے خالق پر اور دنیا کے بعد آنے والی اصل زندگی پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ اور باقاعدگی سے نماز قائم کرتے ہیں جو کہ سب سے بڑی عبادت ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جو کہ مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے کا سب سے موثر طریقہ ہے اور اپنے خالق و مالک کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ آخرت میں کامیابی و کامرانی بھی انہی لوگوں کا مقدر ہے۔

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے " وکل (عسی) فی القران واجبۃ" (تفسیر ابن کثیر ۲/ ۳۴۱) ہر لفظ "عسی" قرآن مجید میں واجب ہوتا ہے یعنی وہ ضرور واقع ہوتا ہے۔ (جبکہ عسیٰ کا عام استعمال امید کے معنی میں ہوتا ہے) لہذا ایسے لوگوں کی کامیابی و کامرانی یقینی ہے۔

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من بنی مسجدا یذکر فیہ اسم اللہ بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ (ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات ۱/ ۲۴۳)

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا "جو کوئی مسجد بنائے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔"

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول "من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ" جس نے اللہ کی رضامندی کی خاطر کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری کتاب الصلاۃ ۱/ ۶۴۸۔ مسلم کتاب المساجد ۵/ ۱۴)

اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من بنی للہ مسجدا من مالہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ" جس نے اللہ کی خاطر اپنے مال میں سے خرچ کر کے مسجد بنائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ ۱/ ۲۴۳)

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من بنی

مسجداً لله کمفحص قطاة او أصغر بنی الله له بیتا فی الجنة (ابن ماجه کتاب المساجد والجماعات ۱ ۲۴۴ وقال البوصیری اسنادہ صحیح) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کبوتر جیسے پرندے کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔"

مطلب یہی ہے کہ جو شخص صرف رضائے الٰہی کی خاطر مسجد بنائے' اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ اگرچہ وہ مسجد نہایت چھوٹی ہو۔ لہذا مسجدوں کی تعمیر' مرمت اور حفاظت کرنے میں ہر ایک مسلمان کو حتی الامکان حصہ لینا چاہئے۔

مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رجلا اسود۔ اوامرأة سوداء کان یقم المسجد فمات فسأل النبی صلی الله علیه وسلم عنه فقالوا: مات فقال: " افلاکنتم اذنتمونی به دلونی علی قبره." اوقال قبرها. فاتی قبره فصلی علیه حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالا مرد یا ایک کالی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھی اس کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا وہ مرگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟ چلو اب اس کی قبر بتلاؤ پھر آپ اس کے قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں جنازے کی نماز پڑھی۔ (بخاری کتاب الصلاة ۱ ۶۵۸ و کتاب الجنائز ۳ ۲۴۳)

صحیح بخاری میں اس کے دو ابواب کے بعد اسی خاکروب سے متعلق راوی کا یہ بیان ہے "ولا اراه الا امرأة" میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہی تھی۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب ۷۴ مع الفتح ۱/ ۶۶۰) بیہقی کی روایت میں ہے کہ یہ ایک عورت ام محجن تھی۔ ابن مندہ نے اس کا نام "خرقاء" رضی اللہ عنہا بیان کیا ہے۔ پس ام محجن کنیت ہوگی۔ (فتح الباری ۱/ ۶۵۸)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کی قبر پر بذات خود تشریف لے جانا اور نماز جنازہ پڑھنا اس جھاڑو دینے والی کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم "من اخرج اذی من المسجد بنی الله له بیتا فی الجنة" (رواه ابن ماجه باب تطہیر المساجد ۱ ۲۵۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسجد سے گندگی نکالے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (جاری ہے)